Registered. L. No 288.
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صدق کلمۃ مسیحہ وقت ما ترک من اولئک

البدر

ای جہان منتظر خوشباش کاندر شتان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

لن تقض کلمۃ اللہ ربک وقتہا و کلمتہ

نمبر [illegible] | نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے [illegible] جنوری کو دیا تھا نمبر و دسمبر تک ہمارا سال ختم ہوتا ہے جبکہ البدر نے پورے سال کے ساتھ اس اہم سال کی یادگار میں اپنی جگہ ... | جلد ۴

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ ز و ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و ہست
منکر این ہمہ ملعون خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یکدم از دوری آن داوری منتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ...... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور [illegible] اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - سو بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عوام سے قیمت عہ سالانہ اور قاشاعت اور کارخانہ کی مالیت ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ہر یک ماہ میں ۴ بار یا ۵ بار ضرور رہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ... لیکن ... کم اجرت نہیں لیجاتی ضمیمہ کی اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ فی صدی ... ہے۔

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبدالقادر ولد مولوی خدابخش	قصور	لاہور
محمد شریف ولد کریم بخش	〃	
محمد رمضان ولد بوٹا	محمود پور	کرنال
دیدار بخش	〃	〃
محمد اسماعیل ولد امیر شاہ	〃	〃
غلام رسول 〃	〃	〃
رحیم بخش 〃 احمد	〃	〃
نور محمد 〃 محمد بخش	〃	〃
محمد عبداللہ 〃 مولوی جلال الدین	پیرکوٹ	گوجرانوالہ
محمد دین 〃 عمر الدین	〃	〃
غلام محمد 〃 مہتاب الدین	〃	〃
عنایت اللہ 〃 عمر دین	〃	〃
قاضی شاہ دین 〃 قاضی علی بخش	ہل پور	ہوشیارپور
انگ الٰہی 〃 خیر الدین	قصور	لاہور
عبدالرحمان 〃 عبدالغنی	ساہانڈہ کلاں	
محمد رمضان 〃 شیخ سلطان		گوجرات
احمد 〃 نور الدین	مکیانہ	گجرات

نام اسمائے	مقام	ضلع
عبداللہ ولد بگو	ڈبہار	امرتسر
غلام 〃 گوہر	گھوگہاٹ	شاہپور
حسن دین 〃 امام الدین	کولار	وزیرآباد
عبدالرحمان 〃 حاکو	ڈبہار	امرتسر
فضل الدین 〃 اللہ دتا		گوجرانوالہ
نبی بخش 〃 شیخ امیر بخش		وزیرآباد
غلام قادر 〃 چراغ دین		گوجرانوالہ
علم الدین لوہار	باغبانپورہ	لاہور
عبداللہ ولد عزیز الدین	بدوملی	سیالکوٹ
محمد علی 〃 قطب الدین	ڈبہار	امرتسر
غلام نبی 〃 کالو		لاہور
مولوی محبوب عالم 〃 شرف الدین	کوٹلی	
عبدالغنی 〃 امیر بخش		جہلم
بہاول	جیبیکے	گوجرانوالہ
محمد حسن 〃 کریم بخش		
امام الدین	〃	〃
جامو 〃 عیدا	ڈبہار	امرتسر

نام اسمائے	مقام	ضلع
محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ	راہوں	جالندھر
محمد دین 〃 میاں سلطان	سیدوالہ	منٹگمری
عیسیٰ 〃 دین محمد	بہاگووال	
نظام الدین 〃 دین محمد	〃	
غلام محمد عرف کاکا		
غلام دین ولد نہالا	〃	
ستر دین 〃 کمان	〃	
بلبو 〃 ماہی	دھرم کوٹ	
جان محمد 〃 بوم		
شمس الدین 〃 احمد	علاپور جٹاں	گجرات
عمرا 〃 جمعہ	کالوناڑ	گوجرانوالہ
اللہ داد 〃 امیر	〃	〃
اللہ بخش 〃 امام بخش	〃	〃
جیونا 〃 جوایا	〃	〃
غلام محمد 〃 نانک	پھیتیاں	ہوشیارپور
بہولا 〃 منگو	〃	〃
سندہا شیخ 〃 حاکم خاں	〃	〃

نام اسمائے	مقام	ضلع
احمد ولد نور دین کلاس	مکیانہ	گجرات
غلام مرتضیٰ خاں طالب العلم فورتھ ہائی	کالج	پٹیالہ
غلام رسول ولد نبی بخش	ترگڑی	گوجرانوالہ
الہداد 〃 الہدین		لاہور
محمد دین 〃 شہاب دین		وزیرآباد
جاموں 〃 عیدا	ڈبہار	امرتسر
کرم الٰہی 〃		
عبداللہ 〃 الہ یار	راہوں	جالندھر
جمال دین 〃	〃	〃
عبدالرحمان 〃	〃	〃
سندہا شیخ 〃 حاکم خاں	پھیتیاں	ہوشیارپور
علی بخش 〃 سکندر	〃	〃
لہنا 〃 احمد یار	جیبیکے	گوجرانوالہ
اقبال احمد 〃 امداد الٰہی	پنڈوری	ہوشیارپور
رحمت بی بی زوجہ	پھگلوریاں	

ملفوظات و حالات حضرت امام الزماں علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضور شامل ہوتے رہے

۸ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے ایک خادم آمدہ از کشمیر نے سربسجود ہو کر خدا تعالےٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اسکے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا۔ اور نہایت گریہ و زاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز چاہئیے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ حسب الہام الٰہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے لیکن ہاں جس کا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث میں تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر اسمیں یہ خیال نہیں ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اُسے کچھ وساوس ہوں تو اُس کی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہ تھی کہ جواب اور جواب الجواب اور پھر ہار جیت کا جو خیال لوگوں کو ہوتا ہے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہیں۔ ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کھلا ہے جس کا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے۔

۹ فروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت میں یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے۔ حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہیں۔

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا۔

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب میں سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادرزادہ وشاگرد و خلیفہ محیی السنۃ و قامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے اُنکی ملاقات کی درخواست کی جسپر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم و سکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا جس میں ضمناً بعض ان گروہوں کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو جزو اقرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے ملکوں میں رہنا بدعت اور کفر خیال کرتے ہیں اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کفر کے اثر سے بچنے کیلئے الگ رہتے ہیں اور اگر انگریزوں کی رعیت ہو کر رہیں تو آنکھوں سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑیں اور مشرکانہ کلام کان سے سننے پڑیں میرے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے میں ہر ایک کو اتنک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب تو گورنمنٹ ہرگز دخل نہیں دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیریں موجود ہیں ایکدفعہ خود عیسائی پادریوں نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تھا اور اسوقت کا ایک لفٹننٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تھا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ میں پادریوں کیخاطر انصاف کو ترک نہیں کر سکتا اس کے ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹوں کے پاس تھا نہیں معلوم کہ انہوں نے کس رعب میں آکر بہت ہی واضح اور بین وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا۔ لیکن آخر جب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اُس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا۔ کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تھا اُسپر اسقدر وقت ضایع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب یا بغض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۳ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آآ کر بیعت کرتے رہتے ہیں اور ایک نیا فرقہ ہونے کی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہئیے تھی مگر دیکھو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہیں جن میں سے سوائے ایکدو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہمپر تھے مگر سب میں کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزوں نے ہی ہمارے حق میں فیصلے دئیے ہیں اگرچہ ہم ان سب کامیابیوں کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو یہ لوگ کیا کرتے مگر جن لوگوں کے ذریعہ اور ہاتھوں سے اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر کے ہیں۔ جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور ان کی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چھپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ۔ انکو چاہئیے کہ خدمت دین کا ایک پہلو ناتھ میں لیں گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہیں ہے لوگوں کو تبلیغ اور اتمام حجت کریں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ واعظ لوگوں کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہیں ہاں جو لوگ مفسد ہوتے ہیں وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہیں گورنمنٹ کا اسمیں کیا قصور۔ اب تو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آرہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہیں اور نئی تعلیم نے کر دی ہیں یہ بات کونسا کمبخت ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہیں آسکتا۔ پادریوں کی یہ حالت ہے کہ صرف ٹکڑے کی خاطر کام کر رہے ہیں اگر ان کی تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چھوڑ دیتے ہیں اور خود عیسائی مذہب کی رد میں کتابیں لکھتے ہیں اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار سے کام لینا بالکل نادانی ہے خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

کہ جس طرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہیں انہی طریقوں اور آلات سے تم ان لوگوں کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں لہذا ضرور ہے کہ انکا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہوگا جس سے خدا تعالیٰ کی صریح ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ پھر اگر عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس ہرگز دور نہ ہونگے جو کہ دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ وہ اور پختہ ہو جاویں گے اور لوگ کہینگے کہ واقعی ہیں اہل اسلام کے پاس اپنی مذہب کی حقانیت کی دلیل کوئی نہیں ہے لیکن اگر شیریں کلامی اور نرمی سے اُن کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہم نے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ جو یہاں آتے ہیں اُنکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہیں۔ اور تبدیل مذہب کر لیتے ہیں جیسے کہ ماسٹر عبدالحق صاحب نو مسلم ایس ہماری رائے تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمربستہ ہو کر دین کی خدمت میں مصروف ہوں کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہیں کرتا تو اور کب کریگا۔

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہیں پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہیں اور بسبب دوری کے یقینی فیصلہ نہیں کر سکتے اُنکے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ اُن کو کامل علم نہیں ہے اور علم اصل میں اسی کو کہتے ہیں جب کہ انسان کی واقفیت رویت کے قائم مقام ہو

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہیں اسلئے بعض وقت الہامات اور رؤیا کی تفہیم میں انسانکو غلطی لگ جاتی ہے

مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پھر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ اذان دیدیجاوے خانصاحب شادیخان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی۔ چونکہ اسوقت اہل اسلام میں سے بھی بعض مخالف اور منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہیں اور وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کے کاذب اور دجال ہونیکے بارے میں خدا تعالےٰ سے وحی ہوئی ہے اور ادہر بعض مذاہب غیر از اسلام میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہیں اسلئے ایسے دعاوی کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی۔ جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کی قابل ہے۔ اور جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جاتا ہے ✤

اقوال الٰہی میں اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہر ایک شخص اپنی حالت کے لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان میں فیصلہ کا ایک موٹا طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہیں اسوقت مختلف اقوام جنکا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے الہام کے مدعی ہیں دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایکدفعہ امرتسر سے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کے سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے اور ایسے ہی ایک انگریز نے الہ آباد سے لکھا کہ مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنکو میں نیک جانتا ہوں ان کی اولاد امرتسر میں ہے انکو بھی دعوے الہام کا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادہر ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں جنکو الہام اور رویا کے ذریعہ سے یہ اطلاع ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے فیصلہ تجویز کرنا تقوے سے بعید ہے اسلئے میں جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہیئے کہ صبر اور دعا سے کام لے اور تقوے کے پہلو کو ہاتھ سے نہ چھوڑے ان اللہ مع الذین اتقوا- اسوقت جو الہام ہیں گئی فرقہ موجود ہیں جوکہ ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے مذاہب کے حملے الگ ہیں۔ ایک کتاب ترک اسلام لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام لکھی گئی ہے جس میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعوے یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ کرنا ایک آسان امر نہیں ہے یا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا کر دے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے کیونکہ جھوٹے مذہب کے ساتھ اسکی نصرت اور تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب کی بھی وہی خاطر خدا کو ہو۔ جوکہ سچے مذہب کی ہوتی ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جائیگا۔ اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف میں درج ہے یہ جواب دیا۔ کہ اعملوا علی مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگوں پر میرا سچا ہونا مشتبہ ہے تو تم بھی اپنی اپنی جگہ عمل کرو میں بھی کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کی طرف سے ہوگا وہ بہرحال غالب ہو کر رہیگا ٭ واللہ غالب علی امرہ-

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے بھی دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف سکھ وغیرہ بھی پس اگر یہ سب الہامات خدا کیطرف سے سمجھے جاویں تو پھر یہ بھی ماننا پڑیگا کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی ضد کیوں ہیں کہ وہی خدا ایکو کہتا ہے کہ فلاں شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے پس انمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر قول میں اختلاف ہے تو اب فعل کی انتظار چاہیئے قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دوسری جگہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو لیکن فعل کو کہاں چھپا ئینگے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اسکا جلدی ظاہر کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ وہ آیات اللہ کو جب چاہے دکھا دیوے تا خلق اللہ کیخاطر ان کو ہر قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے مصالحہ سے انکو کھولتا ہے آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو نشان لادے اگر ہم کذاب اور دجال ہیں تو صبر کرو- خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالے نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے اور وہ آپکو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب بھی انہی میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اسکا بھی [illegible] فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا۔ دیکھ لو کہ اب کسکے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام روشن ہے جو خدا کیطرف سے ہوتا ہے اسکو برکت دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھیلتا اور پھولتا ہے اور اسکے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے لیکن جو خدا کیطرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ کی ہوتا ہے جوکہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو کوئی دہوکا نہیں دیسکتا جسکا مدار تقوے پر ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہونگے اسی کی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسٰے علیہ السلام اور موسے علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جوکہ ملہم تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو اسوقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا اسکا کاروبار بابرکت ہوگا پس اب بجز اسباب کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو۔ عبث ہے میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کر دے میں کیا ہوں خود رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات عند اللہ انما انا بشیر و نذیر- انبیاؤں کا کام بازیگروں کیطرح چٹے بٹے دکھانا نہیں ہوتا وہ تو خدا کے پیغام رساں ہوتے ہیں علمی بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہے تو فعل خود فیصلہ کر دیگا۔ ایک مفتری کیطرح گورنمنٹ سے عزت نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری علے اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ کب اسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی ویسی ہو جیسے کہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان اٹھ جاویگا- پس یاد رکھو کہ قول کے دشتباہ فعل سے ہی دور ہو سکتے ہیں میرے ساتھ جو وعدے خدا کے ہیں وہ -۲۵- ۲۴ سال پیشتر براہین میں درج ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی ہیں جاہو- تو ان کا انتظار کرو- الہام میں دخل شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہوئے سے نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے جو رحمان کے زیر سایہ ہو- ہم اپنی زبان سے کسی کو مفتری نہیں کہتے- جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دہوکا لگا ہو- اس لئے ہم فعل الٰہی کی سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ صلعم نے بھی پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر بہت مدار رکھا ہے- ولو تقول علینا لاخذنا منہ بالیمین میں فعل ہی کا ذکر ہے- پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز ہے- ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب سے کام کر رہے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ لوگوں کو عبرت ہو جاویگی- اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ ہلاک ہو جاوینگے ٭

انڈیا اخبار - یہ ایک اخبار ہے جوکہ انگلستان میں چند انگریزوں کی کوشش سے محض ہندوستان کی خیر خواہی کی غرض سے جاری ہے اس کا مقصد اکثر یا ہندوستان کی خیر خواہی کرنا ہے- ہندوستان میں اسکی اشاعت کیلئے مسٹر گوکھلے نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ پانچہزار خریدار اس کے مہیا کئے جاویں اور مسٹر گوپال کرشن دیوجار ایم اے بلا کسی معاوضہ کے اس حوصلہ سے دورہ پر نکلے ہیں کہ صوبجات متحدہ اور پنجاب میں انڈیا اخبار کے کم از کم ۵۰۰ خریدار پیدا کریں ہمنے یہ خبر اس لئے درج کی ہے کہ پیارے ناظرین سے اپیل کریں- جس حال میں دنیوی اغراض کی اشاعت کیلئے کفار لوگ اسقدر وسعت حوصلگی سے کام کر رہے ہیں اور اخبارات کیلئے ذمہ داریاں لے رہے ہیں اور اپنے اوقات وقف کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے دوست البدر اخبار کیلئے جسکو باکجائی کی اشد ضرورت ہے اور اشاعت دین کے ذرائعہ میں سے ہے- اپنی ہمتوں کو کفار سے بڑھ چڑھکر اس راہ میں صرف نکریں پھر اسپر خرچ بھی کچھ نہیں ہے اگر صرف ایک دھیلا (نیم پیسہ) ہر روز علیحدہ کر لیا جاوے تو سال بھر میں ۱۲ آنے بنتے ہیں جسمیں ۲ آنہ اور ڈالکر اخبار البدر اور ایک کتاب سالانہ آپکو مل سکتی ہے- کیا آپ کوشش کرینگے- کہ اس ذریعہ اشاعت کے قیام کیلئے اپنے دوست یا احمدی بھائی سے ایک دھیلا ہر روز جمع کرا کر اسے یہ اخبار ضرور خرید دیں

درس قرآن کریم

نوٹ ہمنے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کئے ہیں۔ اگر آپ حقیقۃً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے ملا دیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آویں۔ ان سے بذریعہ خط اطلاع دیویں۔ کہ ان کا حل اخبار میں دیا جاوے

سورہ ھود رکوع ۵ نمبر

والیٰ عاد اخاھم ھودا قال یقوم ... الخ عاد ایک قوم تھی۔ جو ابصرہ سے لیکر عدن تک آباد تھی۔ انکی طرف ایک انہی کی قوم کا آدمی ہود علیہ السلام بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے ان کو خدا کی توحید کی طرف دعوۃ کی انبیاؤں کی زندگی پر جسقدر نظر ڈالو گے۔ تو سب کی ایک ہی مشن نظر آئیگی۔ جس کے لئے وہ مامور تھے۔ یعنے اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ۔ یعنے اس ذات جامع جمیع صفات کاملہ کی عبادت کرو۔ جس کا نام اللہ ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے۔ رسول کی اطاعت اگر کی جاتی ہے۔ وہ بھی اس لئے۔ کہ وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے

ان انتم الا مفترون یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ جسقدر بت پرست لوگ ہوتے ہیں۔ آخر کار ان میں افترا پردازیاں اور جھوٹ ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت جسقدر مشرک لوگ اور سجادہ نشین دیکھو گے سب کو اس مرض میں مبتلا پاؤ گے۔ جسقدر لوگ مزار پرست ہوتے ہیں۔ ان سب کے خیال اور دماغ میں صاحب قبر کی کرامات کی عظمت بیٹھی ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ گدی اور سجادہ نشین ہوتے ہیں۔ وہ اس صاحب قبر کی کچھ کرامات وغیرہ من گھڑت طیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ مختلف مزار ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں تفرقہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور پھر تفرقہ سے غیروں کے عیوب تلاش کرنے کی نوبت آتی ہے جتے اکہ سچے اسباب اور ان کے سچے نتائج سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جو لوگ چیچک کے مرض کی دیوی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دوا دارو کی طرف ہرگز توجہ نہ کرینگے۔ اسی لئے سچے نتائج اور سچے اسباب سے محروم رہینگے۔ انہی وجوہات پر حضرۃ ہود نے اس قوم کو مفتری قرار دیا ہے

ویزدکم قوۃ الیٰ قوتکم چونکہ شرک اور بت پرستی کا نتیجہ تفرقہ تھا۔ اس لئے بتلایا کہ اگر تم سچے واحد خدا کی پرستش کرو گے۔ تو تمہارے اندر قومی وحدت پیدا ہو کر قوت بڑھیگی اور تفرقہ دور ہو جاویگا۔

ما جئتنا ببینۃ کہ تو ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل تو لایا نہیں۔ یہاں اپنے آپ کو منکر لوگ بہت عاقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان کی عقل کی قلعی آگے چلکر کھلتی ہے۔

ان نقول الا اعترٰک ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ تم نے ہمارے بتوں کو ذلیل و خوار کہا ہے۔ اس لئے بعض ہمارے بتا کر نے تیری عقل ماردی ہے۔ جائے غور ہے۔ کہ ہود کو تو بے عقل قرار دیتے ہیں۔ اور خود اس طرح عقلمند بنتے ہیں۔ کہ ایک بے ثبوت اور لغو دلیل پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نمونہ ہے۔ ان لوگوں کی عقلوں کا جو کہ خدا کے ماموروں کے مقابل پر خود کو عالم خیال کرتے ہیں۔

انی بریٔ مما تشرکون سے اور نیز اگلی آیت سے ہود علیہ السلام کی قوت ایمانی اور فراست کا پتہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک کسی ایک بت میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ میری عقل سلب کر دے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اگر سب بُت ملکر مجھے تباہ کرنا چاہئیں۔ تو ضرور ہی کر دیویں۔ تو اب میں سب کو کہتا ہوں۔ کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جو کرنا ہے۔ کر لیں اور میں بتوں پر ہی حصر نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کے سوا اور جن جن پر تم کو بھروسہ ہے۔ ان سب کو جمع کر و اور فکیدونی میرے ساتھ جنگ کرو۔ اور کسی قسم کی مہلت مجھکو نہ دو۔ پھر دیکھو۔ کہ تم سب مغلوب اور مقہور ہوتے ہو کہ نہیں۔

ما من دابۃ الا ھو اخذ ... الخ ہر ایک کی چوٹی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرا رب صراط المستقیم پر ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جو صراط المستقیم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ اور جو اس پر حملہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی چوٹی سے پکڑ کر اُسے دور پھینکدے گا۔

امرنا کوئی ہلاکت کی راہ۔ خود پیدا کرے

نوٹ۔ جزیرہ نمائے عرب کے شمال و مشرق میں عراق کا ملک ہے۔ جہاں پر قوم نوح آباد تھی۔ اور کوفہ سے بصرہ تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور بصرہ سے لیکر عدن تک قوم عاد کا علاقہ تھا۔ پھر عدن سے لیکر حجاز تک قوم ثمود اور شمال کیطرف قوم لوط تھی۔ انہی مقاموں پر بعد ازاں حضرت لوط کی قوم رہتی تھی۔ ان بستیوں کا ذکر کرنے سے قرآن کریم کا یہ منشاء معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہ اقوام اپنے وقت کے ماموروں کے ہاتھ پر مفتوح ہو گئیں۔ ایسے ہی یہ سب مقامات اور اقوام نبی کریم اور آپ کے خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر فتح ہونگی۔ چنانچہ خلیفہ اول کے وقت سب مفتوح ہو گئیں۔ اور یہی وہ علاقے تھے۔ جہاں اسلام کے برخلاف لوگ منصوبے وغیرہ کرتے تھے۔

کنز الاخلاق

ہم نے دینی معلومات کی وسعت کے لحاظ سے مناسب جانا ہے کہ اگر درس قرآن کے صفحہ میں سے بعد درج ایک رکوع کے کچھ حصہ رہ جاوے۔ تو اس میں اخلاقی احادیث ہدیہ ناظرین کیا دیں اور اُسے کنز الاخلاق کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ خالی از منفعت نہ ہوگا۔ (ایڈیٹر)

۵ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ

جو امانت دار نہیں۔ وہ ایماندار نہیں۔ اور جو اپنی بات پر قائم نہیں۔ وہ دیندار نہیں۔

۶ اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن

جو نیک کام کرنے سے خوش ہو۔ اور بُرے کام سے رنجیدہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان والا ہے

۷ قلت ما الاسلام۔ قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان۔ قال الصبر والسماحۃ قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن۔

احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں۔ جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور دایرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں۔ کہ جو مصیبت گذر چکی۔ اس میں بیدل ہو کر گھبراتے نہیں۔ اور جو مصیبت سامنے آنے والی ہو۔ اس میں مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور تمام مسلمانوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی بات اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچے۔ اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں۔ جن کی عادتیں نیک ہیں۔

حضرة مسیح موعود علیہ السلام معہ اہل بیت بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔ رسالہ موعودہ دربارہ فتح مقدمات آپنے تصنیف کرنا شروع فرمادیا ہے **بزرگان ملت** اور دیگر احباب قادیان بھی بخیر و عافیت ہیں۔ اور اپنے اپنے خدمات دین میں مصروف ہیں۔

مدرسہ کا جدید انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگیا ہے امید ہے کہ کمیٹی منتخبہ ہر ایک پہلو سے اسے مکمل کرے گی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ سردی اور شدت طاعون کی اب کوئی حد نہیں رہی ہے اور مثل مخالفین کی مخالفت کے طاعون کی شدت بڑھ رہی ہے سردی سے پانی گھڑوں میں جم جاتا ہے اور نازک پودے سب مارے گئے

ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں طاعون کا دور دورہ پھر شروع ہوگیا ہے کسماؤ میں بہت لوگ مرتے ہیں کوئی بیمار ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ جانبر نہیں ہوتا۔ یہاں کے قوانین سخت ہیں۔ آمد و رفت بالکل ایکدوسری جگہہ کی بند ہے۔ مگر جلا دئے جاتے ہیں۔

وفات۔ عالیجناب ذوالفقار علی خان صاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجی رحمان بخش صاحب احمدی فروری کے اول ہفتہ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں تمام احباب ان کے لئے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت ادا فرماویں

منشی فتحدین صاحب پونڈ کلرک پالم پور تحریر کرتے ہیں کہ انجمن احمدیہ کے یہاں قیام کے لئے ایک واعظ کی ضرورت ہے اگر مولوی محمد حسین صاحب حافظ و نگوی ادہر تشریف لادیں تو غنیمت ہے۔

میاں محمد عبد اللہ صاحب میڈیکل اسسٹنٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ ماہ مارچ سنہ ۰۵ء میں معہ اپنے دوست بابو سلطان علی صاحب کے چند ماہ کی رخصت پر کسمو علاقہ افریقہ سے ہندوستان تشریف لانیوالے ہیں **یادگار فتح مقدمات** میں احباب روپیہ ارسال فرمارہے ہیں کسی احباب کو اسمیں حصہ لینے سے خالی نہ رہنا چاہیئے

حاجی رحمان بخش صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۱۰ فروری سنہ ۰۵ء کو مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی

عید الضحیٰ۔ قادیان میں بروز جمعرات قرار پائی۔

وفات۔ سلطان عمر خان احمدی ساکن موضع بھسہ اپنی اہلیہ کی وفات مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۰۵ء کی اطلاع دیکر احمدی احباب سے دعائے مغفرت و نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جلد اطلاع دیں

عالیجناب فضل محمد خان صاحب رئیس ہنگووال اور شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار گسہرٹ دنیا لہ نے فتح مقدمات کی خوشی اور یادگار میں ایک ایک اخبار کی قیمت جو کسی غریب بھائی کے نام جاری ہو اپنے ذمہ لی ہے لہذا ایسے احباب جلد اطلاع دیں۔ زیادہ درخواستوں پر قرعہ اندازی کیجاویگی جنکے نام پر آئینگے ان کے نام اخبار جاری ہوگا

بزم احمدی

منشی وزیر علی صاحب نے بمبئی سے ایک اخبار بنام پنچ ارسال کیا ہے جس میں کسی خباثت کے فرزند نے بنارس سے ایک آرٹیکل فتح مقدمات کے متعلق دیا ہے اور اپنی خبیثانہ طبیعت کے تقاضا سے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ منشی صاحب موصوف نے چاہا ہے کہ اس کا جواب دیا جاوے۔ ان کو واضح ہو کہ ایسے لایعقل اور جاہل لوگوں کا جواب قرآن شریف نے اعراض سے دیا ہے چنانچہ حکم ہے **واعرض عن الجاہلین**۔ جواب ہمیشہ معقول پسند انسان کو ملتا ہے نہ کہ نقالوں۔ ڈوموں۔ مسخروں اور بھانڈوں کو۔ ان لوگوں کو مخاطب کرنا خود اپنے ہاتھ سے اُن کی عزت کرنا ہے جو کہ گناہ اور ظلم عظیم ہے۔

مکرمی عبد اللہ صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ جب کسی مریض یا حاجتمند کی درخواست دعائی ہو اور اسکا مقصد حاصل ہو جایا کرے تو اسے چاہیئے کہ کامیابی کی اطلاع دیا کرے تاکہ دعا کنندہ کو اپنی اجابت دعا کی خوشی حاصل ہو نیز وہ چاہتے ہیں کہ راولپنڈی کی احمدی جماعت سے تعارف پیدا ہو۔ اس لئے وہاں کے احباب کو ان سے ملاقات کرنی چاہیئے

اور اگر وہ خود جناب میر احمد شاہ صاحب کتب فروش راولپنڈی سے ملاقات کریں۔ تو ان کے ذریعہ دیگر احباب احمدی کا پتہ ملجاویگا۔

محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ کوٹ علاقہ نظام کو واضح ہو۔ کہ قادیانی کارخانجات میں حالی روپیہ نہیں لیا جاسکتا کیونکہ یہاں تو ضرورت اخراجات کی ہے نہ کہ زینت کی اس لئے آپ اُسے انگریزی سکہ سے تبادلہ فرماکر ارسال فرمادیں۔

اشاعت کی طرف میں احباب کو خاص توجہ دلاتا ہوں اور اس کی تائید میں ایک خط آمدہ از برا ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نے آپکی چٹھی دربارہ تکالیف و حوالت بے قاعدگی اخبار پڑھا۔ بیشک اتحاد قومی ہی ایک ذریعہ جس سے قوم قابل الزام ہو سکتی ہے اس عدم توجہی سے خدانخواستہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہماری اس قلیل سی جماعت میں اتحاد نہیں۔ خدا نہ کرے کہ کوئی دشمن یا مخالف اس سے یہ بد اثر نتیجہ نکالے۔

بندہ کو آپکی ان تکالیف کا حال پڑھکر سخت افسوس ہوا خداوند کریم آپکو اپنی مرادوں میں کامیاب فرماوے اور اس پودے کی جڑھیں مضبوطی سے لگاوے جس پر کوئی مخالف ہوا اثر نہ ہو سکے۔

بندہ نے مبلغ ۵ روپیہ پہلے ارسال کردئے ہیں اسکو آپ امدادی روپیہ میں شامل فرمادیں اسکو ہرگز کسی قسم کا چندہ نہ سمجھا جاوے بندہ اس بات کو نہایت خوشی و شرح صدر سے قبول کرتا ہے کہ اخبار کی قیمت ۶؍ روپیہ ہوجاوے اسطرح کسی کو بوجھ بھی نہ معلوم ہوگا اور آپ کو بھی قدرے امداد ملجائیگی۔

میرا خیال ہے کہ ہمارے عالی حوصلہ و سابق بالخیرات جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو اس دو آنہ کی ایزاد پر کسی قسم کی شکایت کا حرف منہ پر لاوے بلکہ امید ہے کہ اس موجودہ مطبع و اخبار کی تکالیف کو مدنظر رکھکر اس قلیل رقم کو بسر و چشم و نہایت خوشی سے قبول فرماویں گے کہ جس سے ان کے سرمایہ میں کسی قسم کا نقصان نہیں اور اس پر ایک بھائی کی امداد۔ بلکہ اپنی ہی امداد ہے۔ سید جلال ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا

ناگپور میں احمدی کی نسبت جو استفسار شائع ہوا تھا اسکی نسبت حافظ احمد اللہ صاحب احمدی رائے پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ شہر ناگپور انکا مسقط الراس ہے اب وہ ۱۸۰ میل کے فاصلہ پر ہیں لیکن اب ناگپور میں کوئی احمدی انکے خیال میں نہیں ایک احمدی بھائی منشی محمد جعفر صاحب منڈلہ ملک متوسط میں منصرم ہیں لیکن وہ مقام بھی ناگپور سے اسقدر فاصلہ پر ہے۔ کثرت سے اہل ہنود کی آبادی ہے اور دفاتر کی زبان ہندی ہے جس سے اس ملک کی ذریت پر ایک خطرناک اثر پڑ رہا ہے۔

درخواست دعاء

معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اخبار کے اس حصہ کو بہت مفید پایا ہے چنانچہ اب ناظرین میں اس کے متعلق تحریکیں دیکھی جاتی ہیں جنکو میں ذیل میں درج کرونگا لیکن میں اسموقعہ پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرة امام الزمان علیہ السلام کی زبانی کئی دفعہ سنا اور شائع بھی کیا ہے کہ انسان کو اپنی دعاؤں میں دینی دین کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہیئے اسکی دعائیں کا اکثر حصہ دینداری ارام اور نفس کی اصلاح کیلئے ہو اگر ہوگا تو انشاء اللہ وہ کوئی قدر والی بیت نہ قرار پاویگا جب کہ دین کیلئے بھی ایسے اسی قسم کی فکر اور تڑپ دعا کیلئے نہ ہوگی اسلئے اس پہلو میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اقرار کو نباہنا چاہیئے

(۱)۔ قادیان میں حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب اور خاکسار ایڈیٹر اپنی صحت اور حاجات کے لئے دعا کے خواستگار ہیں۔

(۲)۔ بھی ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب جو کہ اول سمالی لینڈ میں اپنی مہربان گورنمنٹ کیخاطر جانبازی کررہے تھے اب اسے واپس آ کر مباسہ میں مقیم ہیں آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مہم سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ میں جن دیسی افسران فوج کی سفارش ہوئی ہے الحمد للہ اُنمیں عاجز بھی ہے۔ اور سفارش بھی دو تین مرتبہ ہو چکی ہے جس میں آپکو فسٹ کلاس ہاسپٹل اسسٹنٹ بنادینے پر زور دیا گیا ہے لیکن تا حال نتیجہ ظہور میں نہیں آیا لہذا آپ چاہتے ہیں کہ جملہ بزرگان ملت و احمدی احباب ضرور اُنکی کامیابی کیلئے دعا فرماویں اور ساتھ ہی سعادت ابدی۔ دینی خدمات کی توفیق اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بوجہ عدم گنجائش ان کا خط نقل نہیں ہو سکا۔

۳۔ مکرمی عبد اللہ صاحب احمدی راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ فروری سے ۲۹ فروری تک انکا ایک کام ہونیوالا ہے جسکی کامیابی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کیجاوے

میرے ایک دوست بابو علی بخش صاحب کا بچہ بیمار ہے وہ انکیلئے صحت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف و نظیر احمد صاحبان احمدی انبالہ سے خواستگار ہیں کہ انکے حق میں نیک عمل بجالانے کی توفیق حاصل ہونے کی دعا فرمائی جاوے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو شرقی افریقہ میں طاعون پھوٹا ہے احمدی دوستوں اور ہر ایک سعید انسان کی اس سے حفاظت کیلئے دعا طلب کی جاوے۔

بابو فضل الٰہی صاحب وکسینیٹر ہزارہ سے چاہتے ہیں کہ انکے لئے وسعت معاش کی دعا کیجاوے تاکہ وہ دلجمعی سے اسلامی خدمات میں حصہ حاصل کریں۔

نوٹ۔ احمدی انجمنوں اور احباب کو سلسلہ کے متعلق خبریں بغرض البدر میں ارسال کرنی چاہئیں۔

قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

عام طور پر اس آیۃ کے معنے یہ کئے جاتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ مجھے قیامت تک مُہلت دیجاوے حالانکہ یوم یبعثون کے معنے ہمیشہ قیامت کے ہی نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ حقائق شناس لوگ ہمیشہ اسے مختلف موقعہ اور محل پر بولتے رہے ہیں۔

صوفی لوگوں کا خیال ہے کہ ایک وقت انسان کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ کہ وہ دلیل یا قوم کے دباؤ کے زور سے اپنے ایمان کو قائم رکھتا ہے اور جونہی کہ اُسے دلیل میں کمزوری معلوم ہوئی یا ایسی مجلس ملی جہاں پر قوم کا دباؤ وغیرہ کوئی نہیں تو معًا اُسکا خیال بدل گیا۔ اور بدعقیدوں اور بدعملیوں کو اختیار کر لیا۔ پھر ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے کہ وہ بدی سے بکلی متنفر ہو جاتا ہے اور جیسے شیر خواہ کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو لیکن نجاست پر دانت نہیں مارتا ایسے ہی وہ خدا کی نافرمانی کے نزدیک نہیں بھٹکتا۔ یہ عارفانہ حالت ہوتی ہے جسکو بعثت سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے سابقہ حالت پر ایک موت وارد ہوتی ہے۔

عام علماء ربانی کے نزدیک بعثت کا لفظ ہشیاری اور بیداری پر بھی استعمال ہوتا ہے کہ جب انسان نیند اور غفلت سے بیدار ہو تو اس موقعہ پر بھی اسے بولتے ہیں ایسے ہی بلوغ اور عقل کے زمانہ پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انسان شہوات کا تابع ہوتا ہے اور اسے کوئی تمیز نہیں ہوتی مگر عاقل اور بالغ ہو کر وہ نیک و بد کی تمیز کرتا ہے اور اسکے مطابق پھر کام کرتا ہے۔ یہ بھی ایک ادنےٰ درجہ کی بعثت ہے۔

پس جب تک انسان عرفان کا درجہ حاصل نہیں کرتا یا غفلت کی نیند سے بیدار نہیں ہوتا تب تک اسے مُہلت ہوتی ہے کہ وہ وسوسہ اندازی کرے اور جونہی کہ وہ خدا کی کنار عاطفت میں آ گیا پھر ابلیس کا کوئی وسوسہ کسی قسم کا اوسپر نہیں رہتا اسی کی طرف اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰن کہ جو لوگ عبودیت میں پورے طور پر جا لگتے ہیں انکے اوپر تیرا کسی قسم کا تسلط نہیں رہتا

پاک عاقل اور بالغ انسان پر بھی کسی قسم کا تسلط شیطانی ہرگز نہیں ہوتا۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے گردن پکڑ کر کسی سے چوری کرائی ہو یا اسے کنجریوں کی طرف لے گیا ہو ہاں اس سے پیشتر حالت طفولیت اور بچپن میں شہوات کا تابع انسان ہوتا ہے لیکن حالت بلوغت میں وہ ہرگز مجبور نہیں۔ لہذا آیۃ کے یہ معنے ہونگے کہ مجھے اس وقت مقرر تک مہلت دیجاوے جبکہ بارگاہ ایزدی کیطرف سے کہا گیا اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ کہ تیری مُہلت مانگنے پر کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ تو تو پہلے ہی سے مہلت دیا گیا ہے۔ یہ معنے اسکے نہیں ہیں کہ خاص اسوقت ابلیس کو مُہلت ملی بلکہ مِنَ الْمُنْظَرِیْن کا کلمہ بتلاتا ہے کہ وہ شروع ہی سے مہلت یافتہ ہے اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے یہ کبھی نہیں چاہا کہ وہ کسیکو مجبور کرے! از درس قرآن۔

قال اور کلام

سورہ اعراف میں جو ابلیس کا قصہ درج ہے اور عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالےٰ اور ابلیس کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اس پر یہ سوال کیا کہ یہ کلام کسطرح ہوئی تھی جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اکثر لوگوں کو یہ علم نہیں کہ جب کوئی سوال کرے تو اسپر غور کرے اور دیکھے کہ آیا خود اسکا سوال درست بھی ہے کہ نہیں۔ جھٹ سائل کے رُعب میں آکر اسکا جواب دینے کی کوشش کیجاتی ہے مثلاً یہی سوال ہے کہ اسمیں ابلیس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کلام کا ذکر ہے۔ حالانکہ سارے قرآن شریف میں کلام کا لفظ آیا ہی نہیں تھوڑی سی بحث کے بعد یہ امر قرار پایا کہ اُردو زبان اصل میں ناقص ہے جو کہ عربی کلام کے مفہوم کو پورے طور پر ادا نہیں کر سکتی اور پھر آپ نے سوال کا مفہوم سمجھکر جواب کیطرف توجہ کی

قال ایک ایسا لفظ ہے جو کہ عربی زبان میں صرف کلام اور مخاطبہ پر ہی نہیں بولا جاتا بلکہ اظہار حالت پر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً ایک ضرب المثل ہے قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَ سَلْ مَنْ یَّدُقُّنِیْ دیوار نے میخ کو کہا تو مجھے پھاڑتی ہے تو میخ نے کہا کہ آپ اُسے سوال کریں جو مجھے ٹھونکتا ہے۔

اسیطرح کلام کے لفظ کے ساتھ بھی جب تک تکلیما وغیرہ کا لفظ نہ ہو یا قرائن نہ ہوں تب تک اُس کے معنے بھی زبان سے کلام کرنے کے نہیں ہوتے جیسے کہ قرآن شریف میں ہے۔ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا تکلیما کے لفظ نے یہاں اس امر کو صاف کیا ہے کہ ضرور مکالمہ ہی تھا۔

اس امر کے سمجھنے کیلئے کونسا ایسا مقام ہوتا ہے کہ وہاں قال کا لفظ ہو۔ اور اسکے معنے کلام الٰہی کے ہوں۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کا مخاطب کوئی اُسکا برگزیدہ اور صاحب فضل شخص ہے کہ نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ برگزیدوں سے ہی کلام کرتا ہے شریر اور بدکار اسکے خطاب کے مستحق نہیں ہوتے۔ جیسے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ یہاں اس امر کی تخصیص ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ رسولوں یا رسول صفت انسانوں سے ہی کلام کرتا ہے۔

مسئلہ تقدیر پر نوٹ

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ پ ۱۰۔ جب یہ لوگ کچھ بُرا کام کرتے ہیں اور اُسپر کوئی ملامت کنندہ مذمت کرتا ہے۔ تو جواب میں کہا کرتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی اسی طرح کرتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ بات فحش نہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہی ان باتوں کا امر کیا ہے اور اپنے دعوے کے اثبات میں بعض آیات شرارت سے پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کا رد فرماتا ہے۔ کہ خدا کی شان کے تو یہ بات شایاں ہی نہیں کہ وہ فحش کا امر کرے تمکو تو صفات اُلوہیت کا علم ہی نہیں جو خدا کیطرف ان باتوں کو منسوب کرتے ہو۔ خدا کا امر تو ہمیشہ عدل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے جس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں۔

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ

اس آیۃ کے معنے سمجھنے میں لوگوں نے غلطی کھائی ہے عام طور پر اسکے معنے یہ لکھے ہوئے ہوتے ہیں کہ ہر ایک اُمت کا ایک وعدہ ہے جب وہ وعدہ آ گیا تو نہیں دیر کریں گے ایک گھڑی اور نہ جلدی۔ اسپر اعتراض ہوتا ہے کہ جب وعدہ آ ہی گیا تو اب جلدی کیا۔ بلکہ اسکے معنے یہ ہیں۔ ہر ایک اُمت کے لئے ایک میعاد یا وقت نزول کا ہوتا ہے جب وہ وقت آ جاتا ہے۔ تو آنیوالے عذاب کو ایک لمحہ بھی پیچھے نہیں کر سکتے۔ اور اسوقت کیا پیشتر از وقت نزول آگے بھی نہیں کر سکتے لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کا عطف اِذَا جَآءَ پر ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی ... اُولٰٓئِکَ یَنَالُھُمْ نَصِیْبُھُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ

نصیبھم من الکتاب کے معنے کتاب کا وہ حصہ جسمیں لکھا ہے کہ مفتری کو سزا دی جاتی ہے اور وہ ہلاک ہوتا ہے۔ ابھی یہاں بھی اس کے آگے ساتھ ہی حالت موت کا بیان ہے

مراسلات

راسخ الاعتقاد و پختہ یقین غیر مرشد کی سُنتے نہیں

بعض سعید الفطرتوں اور خدا سے ڈرنیوالوں نے توحسن ظن کی بنا پر حضرت اقدس کے دعوئے مہدویت و مسیحیت کو قبول کرکے آپ کی بیعت کا فخر حاصل کرلیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو آپکو صاحب باطن۔ ولی اللہ۔ راستباز۔ ملہم من اللہ مجدد۔ محدث سب کچھ تسلیم کرکے صرف اتنی ہی بات سے بیعت کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ راسخ الاعتقاد اور کامل الیقین وہ شخص ہے جو ایک ہی مرشد پر بس کرکے کسی دوسرے کی تعلیم و تلقین پر ذرا بھی توجہ نہ کرے اور اپنے مرشد کے سوا خواہ ارنا ہو اچھلا آوے خاطر تلے نہ لاوے۔ غیر مرشد کی قیل وقال پر دھیان دھرنا ایسا ہی ہے جیسا ایک عورت اپنے خاوند کے جیتے جاگتے دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ الغرض ایسے ایسے ڈھکوسلے محض عوام الناس سے سن سنا کر بیعت سے محروم رہتے ہیں حالانکہ سب کے سب پیرد مرشدی والوں نے حضرۃ اقدس کو قبول کرکے آمنا و صدقنا کا نعرہ بلند کیا ہے۔ اور پیر و مرشد۔ ہادی و رہبر اسی مرض کی تو دوا ہوتے ہیں کہ انکی قدر شناسی اور تابعداری اور فرمانبرداری سے انسان کو بھلے برے کی تمیز ہوتی ہے۔ رحمانی انسان اور شیطانی آدمی کو تاڑ لینے کی عقل آتی ہے۔ کذب اور کاذبوں کی صحبت سے نفرت اور صدق اور صادقوں کے میل ملاپ کی محبت پیدا ہوتی ہے مجھے تو اسلامی فرقوں میں ایک بھی ایسا پیر و مرشد نظر نہیں آتا۔ جو اپنے مریدوں کو یہ تعلیم دیوے کہ جب امام مہدی علیہ السلام ہدایت خلق اللہ کیلئے مبعوث اور عیسے خدمت دین کیلئے نازل ہوگا۔ اور آخری زمانے میں باوجودیکہ دجال کے فتنے اور فساد کا زور و شور ہوگا۔ تو اسے ہرگز ہرگز قبول و منظور نکرنا بلکہ گالی گلوچ و دیگر ٹھٹھوں میں اڑانا اور خواہ کیسی ہی مفید اور سچی تعلیم پیش کرے ایک نہ ماننا۔ دین اسلام و قرآن مجید و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا اور رتبہ اعلے کے لئے تن من۔ دھن سے ہمہ تن مصروف ہوکر سارے جہان سے مقابلہ بھی کرے تب بھی ہماری اجازت بغیر اسکی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہ دیکھنا۔ پر نہ دیکھنا۔ اب میں اور ساری باتوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی بات پر بحث کرونگا کہ ایک ہی پیر یا مرشد یا ہادی۔ رہبر۔ امام۔ استاد وغیرہ پر اکتفا ممکن اور شایان تو اند ہے یا نہ۔ اول تو عام طور پر نظر کریں۔ کہ ایک شخص درزی بننا چاہتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ تاگا بٹنے سے شروع کرکے اور سوئی سی سوئی سلائی سے آغاز کرکے علمے سے اعلیٰ درخت اور کاٹ چھانٹ تک کا جوہر اور ہنر اور انواع و اقسام کی کاریگری صرف ایک ہی آدمی سے سیکھ لے اور دوسرے آدمی کیطرف نظر پھیر کر دیکھنا بھی اپنے اوپر حرام کرلے۔ یا ایک لوہار یا ترکھان یا علم موسیقی کا شوقین یا ایک طالب علم ابجد خوانی سے شروع کرکے بی اے۔ ایم اے تک صرف ایک ہی استاد سے تعلیم پا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ لقولہٖ من تعلّم حرف فھو مولائے سب سے پہلے ماں باپ تھوڑا بہت دین سکھلاتے ہیں پھر محلہ کی مسجد کا ملا۔ پھر استاد۔ پھر مختلف لوگوں کی صحبت اور نشست سے کچھ نہ کچھ دین حاصل ہوتا ہے بحکم لا نفرق بین احد من رسلہ (۱) حضرت آدم سے تا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سب پیغمبر اور رسول۔ ہادی اور رہبر اور مرشد ہیں (۲) انکے جانشین خلیفے مومنین کے لئے رہبر اور ہادی اور مرشد ہیں (۳) پھر مجتہدان مذہب حنفیہ (۴) پھر مختلف پیرائے میں جسقدر مقدس لوگوں کے نام گنے اور لئے جاتے ہیں مثلاً پنجتن پاک۔ دوازدہ امام۔ چہاردہ معصوم۔ اصحاب کبار۔ (۵) صوفیائے کرام کے سلسلوں پر غور کرو۔ تو سارے کے سارے پیر و مرشد رہبر ہادی رہنما۔ اسوۂ حسنہ۔ نمونہ نیک جو کچھ کہو سو ہیں۔ اب انصاف فرمائیے کہ ایک ہی شخص پر بٹ اور ضد باندھکر باقی لوگوں کیطرف سے آنکھ موند لینے کا قاعدہ کہاں چلا گیا۔ اہل ہیں ہادیان راہ خدا۔ واصلان بارگاہ مولا واقفان کوچۂ دلبر۔ محرمان راز محبوب۔ رازداران اسرار مطلوب ایک ہی وجود کا حکم رکھتے ہیں سب کا مدعا ایک مطلب و مراد ...... ہے۔ عاشقان الٰہی تو حنید کے پھیلانے والے۔ شرک سے بیزار۔ بدعت سے کوسوں بھاگنے والے ہوتے ہیں گناہ کو زہر قاتل سمجھکر آپ چھوڑ کر لوگوں سے چھوڑاتے اور ہٹاتے ہیں۔ میں خدا کو حاضر سمجھکر ایمان سے کہتا ہوں اور علی وجہ البصیرت ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ جہانتک میری عقل و سمجھ ہے میں نے سب کے سب پیشواؤں اور ہادیوں اور رہبروں کو ایک ہی تسبیح کے دانے اور ایک ہی سمندر کے موتی اور ایک ہی کان کے ہیرے پایا ہے ظاہر بینوں نے ان سب کو ہمیشہ اپنی بے سمجھی کے سبب برا بھلا کہا۔ واللہ اگر میں صوفیائے کرام کے اصطلاحات تحریر۔ مظہر۔ فنافی الشیخ۔ فنافی الرسول۔ فنافی اللہ۔ وحدت الوجود۔ وحدت الشہود۔ خواجہ معین الدین چشتی فرماتے ہیں۔ دمبدم روح القدس اندر معینے میدمد من نمیدانم مگر من عیسیٔ ثانی شدم۔ و میدہ روح قدس معین مسیح صفت۔ ہبیں کہ مردہ دلانرا چگونہ حے کردم

ایک بزرگ فرماتے ہیں ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچوں سبزہ بارہا روئیدہ ام) وغیرہ وغیرہ سے واقف اور ماہر نہ ہوتا تو کبھی حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو بسر و چشم قبول و منظور و تسلیم کرنیکا شرف حاصل نہ کر سکتا مجھکو نہایت تعجب اور افسوس آتا ہے ان لوگوں پر جو فقرائے اہل اللہ کے سلسلوں میں برائے نام جکڑے ہوئے ہیں اور ان کے ملفوظات میں بہت سی خلاف شریعت (بزعم خود) و خلاف عقل و نقل باتوں کو تاویلیں کر کرکے مانتے ہیں مگر جب وہی حقایق و معارف صاف اور سیدھے طور پر حل کرکے سہل اور آسان الفاظ میں خشید مثالوں میں سمجھایا جاتا ہے۔ تو اس سے انکار کرنیکو اپنا فخر اور عزت سمجھتے ہیں بریں عقل و ہمت بباید گریست۔ اگر حضرۃ اقدس مرزا صاحب کو خشک وہابی لوگ جو انسان کو فطرتاً انوار و برکات الٰہی اور فیضان نامتناہی سے بے بہرہ اور بے نصیب اور باوجود مجاہدہ و محنت کے بھی محروم اور خالی تصور کرکے اللہ تعالےٰ کو بھی بے انصاف اور بے فیض اور بیرحم خیال کرتے ہیں۔ نہ مانیں۔ اور شیعہ لوگ جو پروردگار کے فیوض باطنی اور عنایات روحانی کو صرف دوازدہ امام تک ہی محدود اور محصور کرکے اللہ تعالےٰ کو الزام لگاتے ہیں قبول نکریں تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن طالب الفقرا۔ خاکپائے اولیاء خواہ وہ کسی سلسلہ کے ملنے والے کیوں نہوں جب وہ ادنےٰ ادنےٰ درویشوں اور فقیروں۔ سجادہ نشینوں کو محض حسن ظن سے بلا کسی قسم کے خواب الہام یا کشف و کرامات نشان آسمانی و استجابت دعا معجزہ۔ کرامت۔ خارق عادت کے صرف ایک دوسرے سے سن سنا کر۔ ولی اللہ۔ غوث۔ قطب ابدال وغیرہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرکے ان پر فدا اور قربان ہو ہوکر ثناخوانی اور مدح سرائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تو حضرت اقدس مرزا صاحب کو باوجود اتنا کچھ مصالح ہونیکے بھی الٹا گالیاں دینا اور بلاں لینا اور درکنار انکے مریدوں اور طالبوں سے قطع تعلق کرنے اور کرانے کی کوشش و سعی کرکے ہر پہلو سے انکو تنگ کرنا کونسی بھلا منسی ہے یہ لوگ اگر تھوڑی دیر کیلئے خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر حسن ظن سے کام لیں اور پچھلے بزرگوں کی آمد اور عوام بلکہ خواص لوگوں کا انکار کرنا پیش نظر غور گریباں میں منہ ڈالکر سوچیں تو نونہ یہ عقدہ حل ہو جاوے اور شوخی و شرارت سے باز آکر سیدھے سادے فرمانبردار مسلمان بن جاویں۔ دعا۔ الٰہی تو قادر مطلق ہے اسلام کی تائید اور حفاظت تیری ہی مہربانی اور فضل و کرم پر موقوف ہے ہمیں وہ عقل و ہوش عطا کر جس سے تجھکو زوال اور لاشریک اور واحد اپنی مخلوق سے الگ اور بالاتر سمجھے لگیں اور تیری مخلوق کو تیری صفات میں شریک کرکے شرک عظیم میں مبتلا نہ ہوویں۔ جیسے مسیح کی ذات سے جو ابتلا عیسائیوں پر آیا ہے مسلمانوں کو اس سے بال بال بچا۔ آمین ثم آمین۔ یا رب العلمین۔ ....

جی۔ ڈی۔ رہتاسی

آخری اطلاع — ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں اخبار کے ہمراہ ایک ایک کارڈ ناظرین کی خدمت میں ان کی رائے خریداری اخبار و قیمت معلوم کرنیکے بارہ میں پیش کیا گیا تھا اگرچہ بہت سے کارڈ دفتر میں وصول ہو گئے ہیں مگر تاہم ایک حصہ ابھی تک وصول نہیں ہوا کارخانہ کی طرف سے ان کے نام اخبار جاری ہے لہذا یہ آخری اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ احباب کارڈ ارسال کر کے اپنی رائے کا اظہار نہ کرینگے تو ان کو ۲ یا ۲ روپیہ سالانہ کا خریدار جانکر وی پی ارسال ہوگا اس لئے آج کی تاریخ سے ایک ہفتہ کی مہلت دیجاتی ہے اس اثناء میں واجب ہے کہ اخبار کی خریداری یا عدم خریداری سے جلد اطلاع دیویں تاکہ وی پی ان کی ہدایت کے مطابق ارسال ہوں؛

وی پی کی اطلاع — جن احباب نے ۱۹۰۵ء میں اخبار البدر کی خریداری منظور فرما کر کارخانہ کی عزت افزائی فرمائی ہے ان میں سے بعض تو وہ احباب ہیں جنہوں نے قیمت کی ادائگی کا مہینہ مقرر کر دیا تھا اسلئے ان کے نام اسی ماہ میں وی پی ارسال کیا جاتا ہے لیکن بعض احباب نے کوئی تعین میعاد نہیں کیا۔ صرف یہ لکھدیا تھا کہ قیمت بعد کو ارسال ہوگی ایسے وعدوں کی انتظار ایکماہ سے زائد نہیں ہو اکرتی اس لئے اطلاعاً گذارش ہے۔ کہ موخرۃ الذکر احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں وہ وصول فرما کر کارخانہ کی امداد میں سے حصہ لیں۔ امید ہے کہ معزز ناظرین وی پی کی وصول کے لئے ہمہ تن طیار رہیں گے۔ (خاکسار مینجر)

رعایتی قیمت پر دو کتابیں — میرے ایک دوست کتاب غسل میت اور تشخیص الارض فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی اصل قیمت ۵ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب علاوہ محصولڈاک کے صرف للعہ روپیہ پر خریدنا چاہیں تو جس کی درخواست دفتر البدر میں اول وصول ہوگی اس کے نام وی پی کر دیا جاوے گا۔

مراسلت مرسلہ اخویم محمد ظہیر الدین صاحب احمدی اور بابو محمد عظیم صاحب احمدی اسدفعہ بوجہ عدم گنجائش درج نہیں ہو سکے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج ہوں گے

ایسے ہی درس قرآن کے متعلق جو شبہات پیش کئے گئے ہیں۔ ان پر بھی آئندہ ریمارک انشاء اللہ ہو گا۔

تحقیق الادیان و تبلیغ اسلام

ناظرین کو یاد ہوگا کہ محبی مفتی محمد صادق صاحب نے بلاد یورپ و افریقہ میں اسلام و مشن احمدیہ کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بذریعہ پرائیویٹ خط و کتابت قایم کیا ہوا ہے اور آپ کی مساعی حسنہ کا یہ نتیجہ ہے کہ مسٹر حسن انڈرس نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا ہے۔ اس ذریعہ کے مفصل حالات البدر کے گذشتہ کسی نمبر میں آپ مطالعہ فرما چکے ہیں چونکہ یہ بھی ایک دینی خدمت ہے اس لئے بعض احباب نے مفتی صاحب کا ہاتھ بٹانا چاہا ہے جو امداد انہوں نے دی ہے دوسرے احباب کی ترغیب اور تحریص کیلئے اسکی رسید ذیل میں درج کیجاتی ہے

رسید زر چندہ

۱۔ جناب سیٹھ عبد الرحمن صاحب الہ دین ایڈ نیشن ۔ ۲۔ بابو مرزا احسن علی صاحب کوہاٹ ۸ نومبر ۸ر

- ۲۔ جناب سید نشا صاحب ،، للعہ
- ۳۔ جناب غلام صاحب ،، عہ
- ۴۔ بابو منحد دین صاحب اوورسیر ،، عہ
- ۵۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ اکتوبر نومبر عہ
- ۷۔ بابو محمد الہی صاحب سب پلیٹیئر ،، عہ
- ۸۔ میاں عبد الحق صاحب فرزند بابو صاحب ،، ۱۲ر
- ۹۔ سردار محمد ایوب صاحب رسالدار میجر وی نیشن عہ
- ۱۰۔ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی سادہ پوسٹ کارڈ دو عدد

محمد صادق قادیان ۶ فروری ۱۹۰۵ء

رسید زر لغایت ۱۲ جنوری ۱۹۰۵ء

اصلاح۔ رسید زر مندرجہ نمبر ۴ یکم فروری لغایت ۶ جنوری تھی نہ کہ ۲۲

- ۱۸۔ منشی محمد حسین صاحب جنیوٹی ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۱۶۔ میاں الہی بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر بائیسکل ۲ر
- ۵۸۶۔ منشی محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ۲ر
- ۵۸۱۔ میاں فضل الہی و محمد امین صاحب سوداگران ۲ر
- ۶۱۔ منشی زین الدین صاحب بمبئی ۱ر
- ۹۳۔ بابو عبد الرحمن صاحب بمبئی ۲ر
- ۵۵۔ میاں رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار چونڈہ ۲ر
- ۱۰۱۔ منشی نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد ۲ر
- ۲۷۔ میاں عبد اللہ خانصاحب چک ۱۲۷ ۲ر
- ۴۵۳۔ مسماۃ جیون بیگم صاحبہ ازہلا ۲ر
- ۳۲۹۔ مولوی کرمداد صاحب دوالمیال ۲ر
- ۲۳۶۔ منشی محمد حسین صاحب ظفروال ے
- ۲۴۴۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۱۷۱۔ چوہدری محمد سرافراز خانصاحب دہلی ۱ر
- ۹۶۔ خانصاحب ابراہیم خان بن حاجی موسیٰ خاں مرحوم بمبئی۔ ے
- ۵۸۲۔ منشی نذر محمد صاحب محرر عدالت ڈیرہ غازیخاں ے
- ۶۵۶۔ میاں اعظم صاحب سرگانہ ۲ر
- ۱۱۱۔ بابو عطا الہی صاحب لالہ موسیٰ ۲ر
- ۵۴۷۔ میاں عبد الصمد صاحب مہنگی منصل سرائے ۲ر
- ۲۵۰۔ حکیم سرفراز حسین صاحب بلب گڈھ بمد امداد ۵ر
- ۶۳۔ محمد تقی صاحب سرہند ۲ر
- ۳۲۱۔ محمد حسین صاحب دفتر سرکاری ۵ر

وکیل ۱۹۰۵ء

- ۳۴۸۔ عبد الغنی صاحب گنجاہ ۲ر
- ۴۰۰۔ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب رتگیہ ۱۹۰۵ء ۲ر
- ۵۴۔ غلام حیدر صاحب پی ایس ۲ر
- ۶۱۔ محمد ابراہیم خانصاحب کراچی بمد امداد ۸ر
- ۲۱۰۔ میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی ۲ر
- ۲۹۴۔ جلال خانصاحب بحر سیالکوٹ ۲ر
- ۵۵۵۔ محمد سلیمان صاحب لدھیانہ ۱۹۰۵ء عہ
- ۱۳۳۔ بابو غلام غوث صاحب ۱۹۰۵ء ۸ر
- ۴۴۔ قاضی رکن الدین صاحب ۱۹۰۵ء عہ
- ۵۰۳۔ سید عظیم الدین صاحب وکیل دکن ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۳۰۰۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب سنخی سرور عہ
- ۱۷۲۔ حاجی رحمت بخش مرحوم ے
- ۵۹۲۔ اسد اللہ شاہ صاحب پنڈی گھیب ۲ر
- ۳۲۵۔ مولوی چراغ الدین صاحب لدھیانہ ۲ر
- ۵۹۳۔ عبد الرحمن صاحب سرڈوہ ۲ر
- ۱۷۴۔ میاں عبد الصمد صاحب پٹواری چاوہ ے
- ۲۹۰۔ وزیر محمد صاحب دکن ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۵۹۴۔ حسن محمد صاحب گنجاہ ۲ر
- ۴۷۸۔ محمد یحییٰ صاحب ڈیگراں ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۵۸۴۔ عبد الرحمن صاحب پرنجیت پور ۲ر
- ۱۱۴۔ میر محمد قاسم صاحب دہلی ۲ر
- ۴۶۱۔ میاں الہی بخش سرداکٹی وزیرستان ۲ر
- ۳۶۶۔ بابو خیر الدین صاحب گارڈ کوہاٹ ے
- ۳۵۵۔ حکیم محمد دلپذیر صاحب جالندھر ۲ر
- ۵۸۹۔ محمد دین صاحب خیاط راولپنڈی ۲ر
- ۲۱۳۔ حکیم محمد قاسم صاحب نیول کلرک ے
- ۵۳۲۔ ذو الفقار علی خان صاحب ۱۹۰۵ء ے
- ۳۰۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اہل ۱۹۰۵ء ۵ر
- ۵۸۱۔ میر عبد الباقی صاحب سپائیر ۱۹۰۵ء ۲ر
- ۲۱۹۔ محمد بن محمد خلیل صاحب بمبئی للعہ
- ۳۲۵۔ سید ناصر شاہ صاحب جموں ۱۹۰۵ء ے
- ۳۹۱۔ چراغ دین صاحب پٹواری حلقہ ام تتوانی ۲ر
- ۳۲۵۔ بابو محمد صاحب پنشنر لدھیانہ ۲ر
- ۳۷۶۔ محمد حسین صاحب پٹیالہ ۲ر
- ۴۳۳۔ سردار علی شاہ صاحب مالیر کوٹلہ ۲ر
- ۳۳۔ منشی عبد الحق صاحب سنکمنتر ے

انذار

موسم کی موجودہ حالت جسکا چرچا ہر ایک اخبار میں ہے۔ سخت خطرناک آثار بلاؤں کے ہیں اور خداتعالےٰ اپنے رحم اور کرم سے نوع انسان کو اطلاع دے رہا ہے کہ وہ اصلاح کر لیں اسلئے دلوں میں پاک تبدیلیاں کرنی چاہئیں اور خداتعالےٰ سے صلح کرنی چاہئے۔ تاکہ آنیوالے عذاب سے وہ محفوظ رکھے۔ استغفار۔ لاحول دعا اپنے اور اپنے بھائیوں کیلئے کثرت سے کرنی چاہئے اور مالی اور جانی خیراتیں میں سبقت کرنی چاہئے

عید الضحیٰ

قادیاں میں عید بروز جمعرات ۱۶ فروری کو ہوئی۔ لاہوری جماعت سے بعض اراکین خصوصیت سے شامل ہوئے۔ بعد نماز بارش ہوتی رہی۔

مجموعہ ازالۃ الوساوس

اس کتاب کے مضامین کے اول حصے کا خلاصہ شایع ہو چکا ہے۔ دوسرے حصہ میں ذیل کے سوالات کا جواب ہے

(۱)۔ خداتعالےٰ نے تو سب ایمانداروں کا نام مسلمان رکھا ہے جیسے وھو سمّٰکم المسلمین۔ تو پھر احمدی نام رکھکر تفرقہ کا کیوں موجب ہوئے۔ اس کا مخرج قرآن سے بتلایا جاوے

(۲)۔ احادیث جو کل مذاہب میں قابل استدلال مقرر ہوئی ہیں۔ انکا معیار کیا ہے اور کیسے معلوم ہو کہ فلاں مذہب کی حدیث ضرور آنحضرۃ سے ہے

(۳)۔ آنحضرۃ صلعم اور صحابہ اور اہل اللہ اپنے حسن خاتمہ پر کامل یقین رکھتے تھے یا نہ اگر رکھتے تھے تو قل لا ادری مایفعل بی ولا بکم کا کیا مطلب ہے

(۴)۔ سورہ والعصر میں ایمان اور عمل صالحہ وغیرہ کیلئے ایک ہی شخص مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔ یا کل امت محمدیہ۔

(۵)۔ فالھمھا فجورھا وتقواھا سے کیا مراد ہے؛

(۶)۔ سیف چشتیائی میں گولڑوی نے ایک صحیح حدیث سے ایک صحابی کا مع الجسم آسمان پر جانا بعد وفات ثابت کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے

کل کتاب کی قیمت ۴ر علاوہ محصولڈاک ہے۔ اگر مضامین کی خوبی پر نظر کی جاوے۔ تو مفت ہے۔ کارخانہ البدر قادیان اور منیٹر مولوی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے مل سکتی ہے

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی ہے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوش خط شایع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کیساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رساں ہے خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو۔ ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر کے مینجر سے ایکماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آجائے تو قیمت ارسال کر کے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کر دیا جائیگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کر دیں؛

نوٹ۔ لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت مل سکیگا؛

مینجر اردو اخبار لاہور۔

چاء چاء

ہمارے کارخانہ میں بہت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم بہت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے نزو بنڈل جو خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل .. رکھی گئی ہے اندر ہر جگہ خاص رعایت ہو سکتی ہے ایک بار منگا کر دیکھئے اندر ہمارے پاس علاوہ کھلی ہوئی چاء ہر قسم کے بنڈل موجود ہیں بھیجنے سے ہم رنگ اور ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت ارسال ہوگا

مبارک

آزمائش کرد

اگر عینک نہ چھوٹ جاوے تو قیمت واپس؛

سرمہ دانی محصول ۶ ماشہ عہ

سرمہ دانی محصول السرمہ ایکتولہ عہ

سرمہ شفا ... عباد اللہ